بے شک بُروں میں سب سے بدترین علماءِ سُو ہیں اور اچھوں میں
سب سے بہترین علماءِ حق ہیں ——— (مشکوٰۃ) ———

تحریکِ پاکستان اور
عُلمائے حق

بفیضانِ کرم

پیرِ طریقت حضرت علامہ سیّد شاہ تراب الحق قادری
(دامت برکاتہم العالیہ)

از: انجینئر عبدالمصطفٰی قادری

بزمِ قادریہ رضویہ
اسلام آباد — کراچی

بے شک بُروں میں سب سے بدترین عُلماءِ سُو ہیں اور اچھوں میں
سب سے بہترین عُلماءِ حق ہیں ——— (مشکوٰۃ) ———

تحریکِ پاکستان اور
عُلمائے حق

بفیضانِ کرم

پیرِ طریقت حضرت علامہ سیّد شاہ تراب الحق قادری
(دامت برکاتہم العالیہ)

از: انجینئر عبدالمصطفٰے قادری

بزمِ قادریہ رضویہ
اسلام آباد — کراچی

ہمدانی ذخیرہ کتب

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	تحریک آزادی کے مجاہدین	۳
۲	دو قومی نظریہ اور تحریک پاکستان	۶
۳	مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی	۱۲
۴	پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری	۱۴
۵	مولانا شاہ عبد العلیم صدیقی قادری	۱۶
۶	پیر سید امین الحسنات (مانکی شریف)	۱۷
۷	مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد قادری	۱۹
۸	پیر سید محمد محدث کچھوچھوی	۲۰
۹	علامہ عبد الغفور ہزاروی چشتی	۲۱
۱۰	مولانا محمد عبد الحامد قادری بدایونی	۲۳
۱۱	پیر عبد الرحیم شہید (بھرچونڈی شریف)	۲۴
۱۲	مفتی احمد یار خاں نعیمی بدایونی	۲۵
۱۳	مفتی سید غلام معین الدین نعیمی	۲۵
۱۴	مولانا ظہور الحسن صدیقی درس	۲۶
۱۵	پیر سید غلام محی الدین (گولڑہ شریف)	۲۷
۱۶	پیر خواجہ محمد قمر الدین سیالوی	۲۸
۱۷	علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی	۲۹
۱۸	مولانا عبد الستار خاں نیازی	۳۰

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	تحریک آزادی کے مجاہدین	۳
۲	دو قومی نظریہ اور تحریک پاکستان	۶
۳	مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی	۱۲
۴	پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری	۱۴
۵	مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی قادری	۱۶
۶	پیر سید امین الحسنات (مانکی شریف)	۱۷
۷	مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری	۱۹
۸	پیر سید محمد محدث کچھوچھوی	۲۰
۹	علامہ عبدالغفور ہزاروی چشتی	۲۱
۱۰	مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی	۲۲
۱۱	پیر عبدالرحیم شہید (بھرچونڈی شریف)	۲۴
۱۲	مفتی احمد یار خاں نعیمی بدایونی	۲۵
۱۳	مفتی سید غلام معین الدین نعیمی	۲۵
۱۴	مولانا ظہور الحسن صدیقی درس	۲۶
۱۵	پیر سید غلام محی الدین (گولڑہ شریف)	۲۷
۱۶	پیر خواجہ محمد قمرالدین سیالوی	۲۸
۱۷	علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی	۲۹
۱۸	مولانا عبدالستار خاں نیازی	۳۰

لک الحمد یااللہ والصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

تحریک آزادی ۱۸۵۷ء کے مجاہدین

جب کوئی قوم خود فروشی و خود فراموشی کے مرض میں مبتلا ہو کر عیش و طرب کو اپنا شعار بنالے اور شمشیر و سناں کی بجائے طاؤس و رباب کی خوگر ہو جائے تو اس کی تباہی و بربادی شروع ہو جاتی ہے حاکم محکوم اور آقا غلام بنا دیے جاتے ہیں پھر عظمت رفتہ حاصل کرنے کے لئے بیشمار قربانیاں دینی پڑتی ہیں اور اگر اس قوم میں جان کا نذرانہ دینے والے سرفروش نہ ہوں تو وہ قوم صفحۂ ھستی سے حرف غلط کی طرح مٹا دی جاتی ہے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی مسلمان قوم کے جیالے سرفروشوں کی برطانوی تسلط کے خلاف جدو جہد کی داستان ہے جو انہوں نے اپنے لہو کی سرخی سے رقم کی ہے۔

جنگ آزادی میں صرف عام مسلمانوں نے ہی حصہ نہ لیا بلکہ اہلسنت کے مقتدر علماء و مشائخ نے بھی اس جدو جہد آزادی میں اپنی جانیں راہِ خدا میں قربان کیں ان مجاھدین میں سب سے نامور ہستی علامہ فضل حق خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے جنہوں نے سب سے پہلے دھلی کی جامع مسجد میں انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا اس فتوے کے شائع ہونے پر دہلی میں جنرل بخت خان کی قیادت میں نوے ہزار فوج جمع ہو گئی اور انگریزوں کے خلاف حملے شروع ہو گئے۔ جنگ آزادی ختم ہوئی تو علامہ فضل حق خیرآبادی پر انگریزوں نے مقدمہ چلایا اور کالاپانی کی سزادی چنانچہ آپ نے باقی عمر جزائر انڈیمان میں نہایت پریشانی اور تنگی میں گزاری وھاں قید میں ھی اپ نے کوئلے اور پنسل سے عربی میں ایک کتاب " باغئ ھندوستان " اور دو قصیدے تحریر کئے جن میں جنگ آزادی کے اسباب و حالات بیان کیے ۱۲ صفر ۱۲۷۸ھ مطابق ۲۰ اگست ۱۸۶۱ء کو حالت اسیری میں جام شہادت نوش کیا۔ آپ کے والد علامہ فضل امام دہلی میں صدر الصدور کے عہدے پر فائز ایک نامور عالم دین تھے آپ خود ایک جید عالم دین ہونے کے علاوہ ایسے اہل قلم تھے کہ مرزا غالب جیسے لوگ آپ سے استفادہ کیا کرتے تھے۔ (مقدمہ شرح دیوان غالب) آپ شاہ عبد القادر و شاہ عبد العزیز محدث دھلوی کے تلمیذ تھے۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت ہوئے اور اہلسنت پر کئی کتب تصنیف فرمائیں۔

جہاد آزادی کے فتوے پر دستخط کرنے والوں میں مفتی محمد صدر الدین آزردہ

صدر الصدور (دھلی) بھی شامل تھے اس جرم کی پاداش میں آپ کو سزا ہوئی جیل میں رہے اور جائیداد ضبط کرلی گئی مرزا غالب نے بھی ایک خط میں اس کا ذکر کیا ہے ۔ دھلی میں ناکامی کے بعد جنرل بخت خان اپنی فوج کے ہمراہ لکھنؤ چلے گئے جہاں دلاور جنگ مولانا احمد اللہ شاہ مدراسی انگریزوں کے خلاف برسرپیکار تھے انگریز مؤرخین نے بھی دلاور جنگ کو "بہترین سپاھی" کے لقب سے یاد کیا ہے ۔ آگرہ اور کانپور میں انگریز سے لڑنے کے بعد آپ لکھنؤ پہنچے ، مرزا برجیس قدر کو تخت نشین کرا کے مسلمانوں میں جذبہ جہاد بیدار کیا غداروں کی سازشوں سے لکھنؤ پر انگریز قابض ہوگئے مگر آپ ناقابل تسخیر عزم لے کر شاھجہانپور پہنچے اور انگریزوں کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئے آپ کا جسم انگریزوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر کے جلادیا ۔ باغیٔ ھندوستان میں علامہ خیرآبادی نے آپ کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا ہے ۔ جہاد کے فتوے کی تائید و تشہیر کرنے میں مولانا سید کفایت علی کافی مرادآبادی کا بڑا حصہ ہے آپ نے بھی عملی طور پر جہاد میں حصہ لیا ۔ مرادآباد میں انگریز کو شکست دی وھاں اسلامی حکومت قائم ہوئی اور آپ صدر شریعت بنائے گئے جنرل مونس جب مرادآباد پر حملہ آور ہوا تو جہاد کرتے ہوئے گرفتار ہوئے سخت تشدد کے بعد اس عاشقِ رسول کو سرعام پھانسی دے دی گئی آپ جید عالم دین ہونے کے علاوہ نعت گو بھی تھے اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کو سلطانِ نعت کہا کرتے تھے ۔

مجاھدینِ تحریک آزادی میں اعلیٰ حضرت بریلوی کے دادا مولانا شاہ رضاعلی خاں بریلوی کا ایک نمایاں مقام ہے ۱۲۵۰ھ میں جنرل بخت خان کی سرکردگی میں مرادآباد پر حملہ میں شریک ہوئے جنرل ھڈسن نے آپ کا سرقلم کرنے کا انعام پانچ سو مقرر کیا تھا ۔ برطانوی مؤرخ ڈاکٹر ملی سن لکھتا ہے " بریلی میں جب لوگوں میں برطانوی حکام کے خلاف یورش پھیلی تو اس کے تمام تر ذمہ دار جنرل بخت خان اور ان کے ساتھی مولوی شاہ رضاعلی ولد حافظ کاظم علی ھی تھے جو بریلی کے عوام کو برطانوی حکام کے خلاف اکسانے کے نہ صرف مجرم ٹھہرے بلکہ انہوں نے بریلی کے عوام کو برطانوی فوج کے خلاف مقابلہ کرنے پر بے حد اکسایا اگر مولوی رضاعلی اپنے عقید تمندوں سمیت ہمارا مقابلہ نہ کرتا تو بریلی شہر پر ہمارا قبضہ ہونا بالکل آسان تھا اس بریلوی مولوی رضاعلی کی سخت مزاحمت کی وجہ سے برطانوی فوج کو آگ اور خون کا دریا عبور کرنا پڑا پھر بھی بمشکل بریلی پر قبضہ کیا ۔ (رپورٹ ان دی ھند ص ۱۲۰ مطبع دھلی سال طبع ۱۸۹۷ء)

روھیل کھنڈ بریلی مجاھدین کا اہم مرکز تھا یہاں تحریک آزادی کے قائدین میں مولانا شاہ

رضا علی خاں کے علاوہ ایک اھم نام مفتی عنایت احمد کاکوروی کا ہے جنہوں نے کئی معرکوں میں حصہ لیا آخر کار گرفتار ہوئے اور کالا پانی کی سزا پائی۔ علامہ فضل حق خیرآبادی کے فتویٰ جہاد پر جن علماء و مشائخ نے جہاد میں جام شہادت نوش کیا ان میں خواجہ محراب شاہ قلندر علیہ الرحمۃ کا نام بھی سرفہرست ہے آپ ۱۲۳۲ھ میں اپنے مریدوں کے حمراہ جہاد کرتے ہوئے گوالیار میں شہید ہوئے خواجہ قطب الدین چشتی دھلی میں، منشی رسول بخش کاکوروی اودھ میں، باباگاھی شاہ چنیوٹی جھنگ میں، خواجہ منشی غلام حسین اور خواجہ سید عبدالنبی شاہ قادری ملتان میں شھید ہوئے جب کہ بخت خان کے ساتھی مخدوم شاہ محمد قادری علیہ الرحمۃ بداویں میں لارڈ ھسٹنگ کا مقابلہ کرتے ہوئے ۱۲۵۵ھ میں شہید ہوئے۔ پاک و ھند کے کونے کونے میں اللہ کے ان شیروں کی گرج نے آزادی کی تڑپ پیدا کردی تھی اور انہی کی وجہ سے انگریزوں کو زبردست مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا لیکن افسوس کہ تذکرہ نگاروں اور تاریخ لکھنے والوں کی بے اعتنائیوں اور جانبداریوں نے ان درخشندہ ستاروں کو بحر ظلمات کی تاریکیوں میں دھکیل دیا۔ "غدر کے چند علماء" کا یہ اقتباس ملاحظہ ہو،

> "ھندوستان کی سیاسی تاریخ میں علماء کا جس قدر شاندار کارنامہ ہے اور جذبہ وطنیت کا مظاہرہ ہے اسکی مثال کسی دوسری جگہ نہیں ملتی الیسٹ انڈیا کمپنی کے اقتدار اور انقلاب و ابتلا کے خلاف سب سے پہلے علماء ھی کی آوازِ مخالفت اٹھی انہی علماء میں سب سے پہلا فرد جو سربکف میدان عمل میں آیا وہ دلاور جنگ مولانا شاہ احمد اللہ مدراسی تھا ان کے ھمنوا کثیر القدر علماء اٹھے جو ایک طرف درس و تدریس تصنیف و تالیف میں لگے ہوئے تھے تو دوسری طرف ملکی سیاست میں حصہ لے رہے تھے مگر افسوس کہ ان بزرگوں کے سیاسی حالات سے تذکرہ نویسوں نے چشم پوشی کی"۔

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ تحریک پاکستان کی بنیاد ۱۸۵۷ء میں علامہ فضل حق خیرآبادی، مفتی عنایت احمد کاکوروی، مولانا امام بخش صہبائی اور مولانا شاہ احمد اللہ مدراسی جیسے ہزاروں سرفروشانِ اسلام نے اپنے لہو کی قربانیاں دے کر رکھ دی تھی لیکن افسوس صد افسوس کہ برطانوی سامراج کی بنیادیں ہلا دینے والے مجاھدوں کا ذکر کرنے کے بجائے متعصب مؤرخین نے شاہ اسماعیل دھلوی کی نام نہاد تحریک جہاد کا بڑا چرچا کیا حالانکہ خود مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی نے اسماعیل دھلوی کی جماعت مجاھدین کے بارے میں گواہی دی کہ میں ان کے پاس گیا" وھاں پہنچ کر مجھے معلوم ہوا کہ وہ جماعت جو مجاھدین کے نام سے یاد کی جاتی ہے کس بری حالت میں ہے اور

اس کی گزران اور اس کی زندگی کس طرح صاحبزادہ عبدالقیوم خان کی وساطت سے انگریزی حکومت کی رھین منت ہے" (افادات و ملفوظات از محمد سرور ص ۳۶۲) اسی لئے اسماعیل دھلوی نے سرعام فتویٰ دیا کہ "انگریزوں کے خلاف جہاد کرنا کسی طرح درست نہیں بلکہ خلاف مذھب ہے" (تواریخ عجیبہ ص ۷۳، حیات طیبہ ص ۲۹۶)

بعض لوگ مولوی رشید گنگوھی دیو بندی کو بھی تحریک آزادی کا مجاھد گردانتے ہیں حالانکہ ان کی سوانح تذکرہ الرشید ص ۷۵ پر ہے کہ ایک دفعہ مولانا گنگوھی مولانا نانوتوی وغیرہ کا باغیوں (یعنی مجاھدین آزادی) سے سامنا ہو گیا، "یہ نبرد آزما جتھا اپنی سرکار (انگریز) کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پرا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار (انگریز) پر جانثاری کے لئے تیار ہو گیا" نیز اسی سوانح میں ہے کہ جنگ آزادی کے بعد چند مفسدوں نے ان پر بھی بغاوت کا الزام لگایا لیکن مولوی گنگوھی مطمئن تھے بقول سوانح نگار "آپ کو اِستقلال بنے ہوئے خدا کے حکم پر راضی تھے اور سمجھتے تھے کہ میں جب حقیقت میں سرکار کا فرمانبردار رہا ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکانہ ہو گا اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار (انگریز) مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے" (تذکرۃ الرشید ص ۸۰)

غور فرمائیے کہ یہی لوگ اھلسنت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مالک و مختار ماننے پر مشرک قرار دیتے ہیں لیکن یہاں تو مفتیٔ اعظم دیو بند انگریز کے مالک و مختار ہونے کا خود اعلان کر رہے ہیں ان کے اس تاریخی اقرار نے ان کے انگریز ایجنٹ ہونے پر مہرِ تصدیق ثبت فرما دی ہے۔ انصاف پسند اہلِ قلم سے گزارش ہے کہ دنیا پرست اور ابن الوقت لوگوں کو ہیرو بنا کر پیش کرنے کی بجائے جہادِ آزادی کے حقیقی مجاھدین کے تذکروں کو صفحہ قرطاس کی زینت بنائیں کہ یہی حق و انصاف کا تقاضا ہے۔

دو قومی نظریہ اور تحریک پاکستان

حضرت مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ محدث دھلوی کے بعد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی ملت اسلامیہ کے علیحدہ ملی تشخص کے بڑے علمبردار تھے ۱۸۹۳ء میں جب ندوۃ العلماء کا قیام عمل میں آیا اور اس کے منشور میں یہ بات سامنے آئی کہ "گورنمنٹ انگریزی کا معاملہ خدا کے معاملوں کا پورا نمونہ ہے اس کے معاملے دیکھ کر خدا کی رضا اور ناراضگی کا حال کھل سکتا ہے تو اعلیٰ حضرت بریلوی نے اہل ندوہ کے اس خیال کی سخت گرفت کی۔ ۱۸۹۷ء میں پٹنہ میں آل انڈیا

سنی کانفرنس میں چار گھنٹے سے زائد طویل تقریر میں اس قسم کے خیالات پر سخت تنقید کی اور دو قومی نظریہ پیش کیا۔ جنگ آزادی کے بعد جب کہ لوگ انگریزوں اور ھندوؤں کی خوشنودی حاصل کرنے میں مصروف تھے اعلیٰ حضرت پورے شدومد کے ساتھ اعلان کر رہے تھے "کافروں کا ہر فرد فرقہ ہمارا دشمن ہے خواہ وہ مرتد ہو مشرک ہو یہودی ہو عیسائی ہو یا آتش پرست" (الطاری الداری ص ۹۹)

سید محمد فاروق القادری لکھتے ہیں "یہ تلخ حقیقت علماء دیو بند کو برداشت کرنا پڑے گی کہ ان کے پیش نظر برصغیر میں اسلامی حکومت کا قیام کبھی نہیں رہا بلکہ وہ ہمیشہ جمہوری انداز کی سیکولر حکومت کے لئے کوشاں رہے ہیں شاہ محمد اسماعیل کی تحریک ہو کہ جمعیت علماء ھند کی تنظیم، احرار ہوں یا آزاد، ان سب کا انداز فکر اس معاملے میں حیرت انگیز یکسانیت کا حامل رہا ہے۔ مکتب دیو بند کے نامور عالم شیخ الہند مولانا محمود الحسن کو کون نہیں جانتا آج اسیر مالٹا اور تحریک آزادی کے مجاھدین میں انہیں سرفہرست شمار کیا جاتا ہے۔ برصغیر سے انگریزی اقتدار کے خاتمے کا جو پروگرام آپ نے مرتب فرمایا اس میں کسی اسلامی حکومت کے تصور کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے واضح طور پر ایک لادینی (سیکولر) حکومت کا نظریہ پیش کیا گیا ہے مولانا عبید اللہ سندھی کو آپ ہی نے کابل بھیجا وھاں آپ کے حکم اور مشورے سے موقتہ ھند کے نام سے ایک متوازی حکومت بنائی گئی لیکن آپ حیران ہونگے کہ اس حکومت کے لائف پریذیڈنٹ (تاحیات صدر) معروف متعصب سکھ لیڈر مہندر پرتاب مقرر ہوئے جبکہ مولانا سندھی اس کے وزیر خارجہ تھے"۔ (مقدمہ اکابر تحریک پاکستان ص ۱۹)

معروف قانون داں خالد لطیف گابا رقمطراز ہیں "دو قومی نظریہ جس پر بڑے بحث مباحثے ہوتے رہتے ہیں آل انڈیا مسلم لیگ، آل انڈیا مسلم کانفرنس یا دیو بند یا جامعہ ملیہ کی تخلیق نہیں تھا، تاریخ شاھد ہے کہ اس نظریے کے مصنف نہ تو محمد علی جناح تھے اور نہ ھی علامہ اقبال، دو قومی نظریہ تو ۱۹۲۰ء ھی میں ایک مشہور اور مسلم نظریہ بن چکا تھا اس وقت جناح صاحب کانگریس کے راھنما اور بقول سروجنی نائیڈو "ھندو مسلم اتحاد" کے سفیر تھے"۔ (مجبور آوازیں ص ۱۰) سید انور علی ایڈوکیٹ اپنی انگریزی تصنیف "رئیل اچیومنٹ آف دی ہیومن لائف" میں لکھتے ہیں "وہ (اعلیٰ حضرت بریلوی) ھندو مسلم اتحاد کی تحریک، گائے کی قربانی کی بندش اور برطانوی حکومت کے خلاف عدم تعاون کے خلاف کھڑے ہوگئے یہ تمام تحریکیں دراصل انڈین نیشنل کانگریس کی درخواست پر

شروع کی گئی تھیں اور ان تحریکوں کا مقصد مسلم اقلیت کو ہندو اکثریت میں ضم کرنا تھا اس طرح در حقیقت وہ دو قومی نظریہ کے حقیقی بانی تھے یہ نظریہ بعد میں آل انڈیا مسلم لیگ کا بنیادی نعرہ بن گیا اور نتیجتاً پاکستان حاصل ہوا" ۔ "دو قومی نظریہ اور علماء" میں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کی کتاب "علماء ان پالیٹکس" کے حوالے سے خواجہ رضی حیدر (ڈائریکٹر قائد اعظم اکیڈمی) نے لکھا کہ دو قومی نظریہ سب سے پہلے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی نے پیش کیا۔

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی کی شخصیت کا مختصر تعارف یہ ہے کہ آپ ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ / ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو بریلی میں پیدا ہوئے۔ علوم درسیہ کی تکمیل کے بعد ۱۳ برس کی عمر میں پہلا فتویٰ تحریر فرمایا۔ آپ کو ۵۲ علوم و فنون پر دسترس حاصل تھی ایک ہزار سے زائد کتب تصنیف فرمائیں امت مسلمہ پر آپ کا احسان ہے کہ آپ نے قرآن مجید کا عشقِ رسول سے لبریز ترجمہ، اکابر مفسرین کی تفاسیر کا خلاصہ "کنزالایمان" کے نام سے تحریر فرمایا۔ ساری زندگی عشقِ رسول کا درس دیا اور مسلمانوں کو ایمان کی حفاظت کی تلقین کی۔ ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء کو واصل بحق ہوئے آپ کے تمام شاگرد، خلفاء اور معتقدین تحریک پاکستان میں شریک رہے، ڈاکٹر اقبال نے آپ کے بارے میں فرمایا" ہندوستان کے دورِ آخر میں اعلیٰحضرت جیسا طباع اور ذھین فقیہہ پیدا نہیں ہوا....... اگر ان کی طبعیت میں شدت زیادہ نہ ہوتی تو مولانا احمد رضا خاں گویا اپنے دور کے امام ابو حنیفہ ہوتے "

(مقالاتِ یوم رضا (سوم) ص ۱۰، اپریل ۷۱ء)

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی نے ہندو مسلم اتحاد کے خلاف جدو جہد اس وقت شروع کی جب بڑے بڑے مسلم رھنما متحدہ قومیت کا نعرہ لگا رہے تھے مولانا ابو الکلام آزاد نے ناگپور میں جمعہ کے خطبہ میں مہاتما گاندھی کی صداقت و حقانیت پر قسمیں کھائیں اسی دوران تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات چلی ان تحریکوں میں جوھر برادران کے علاوہ مولانا عبدالباری فرنگی محلی جیسے مسلم رھنما بھی پیش پیش تھے ہندو نوازی اپنے عروج پر تھی لیکن جب ہندو پرست علماء نے گاندھی جی کو جامع مسجد شیخ خیرالدین امرتسر میں منبر رسول پر بٹھایا اور گاندھی جی کی جے کے نعرے لگوائے تو مسلم قومیت کے علمبردار تڑپ اٹھے اور مسلمانوں کے بے حس ضمیر کو یوں جھنجھوڑا،" جب ہندوؤں کی غلامی ٹھہری پھر کہاں کی غیرت کہاں کی خودداری، وہ تمھیں ملیچھ جانیں بھنگی مانیں تمھارا پاک ہاتھ کس چیز کو لگ جائے گندی ہو جائے، سودا بیچیں تو دور سے ہاتھ میں ڈال دیں....... حالانکہ بحکم قرآن خود وہی نجس ہیں اور تم نجسوں کو مقدس مطہر بیت اللہ میں لے جاؤ، جو تمھارے ماتھا رکھنے کی

جگہ ہے وھاں ان کے گندے پاؤں رکھواؤ مکرتم کو اسلامی حس ہی نہ رھی ، محبتِ مشرکین نے اندھا بہرا کردیا...... جواز تھا تو یوں کہ کوئی کافر...... مثلاً اسلام لانے یا اسلامی تبلیغ سننے یا اسلامی حکم لینے کے لئے مسجد میں آئے یا اس کی اجازت تھی کہ خود سر مشرکوں نجس بت پرستوں کو مسلمانوں کا واعظ بنا کر مسجدوں میں لے جاؤ؟ اسے مسندِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بٹھاؤ...... کیا اس کے جواز کی کوئی حدیث یا کوئی فقہی روایت تمھیں مل سکتی ہے؟ حاشا ثم حاشا للہ انصاف! کیا یہ اللہ و رسول سے آگے بڑھنا، شرع مطہر پر افتراء گھڑنا، احکام الٰہی دانستہ بدلنا، سوئر کو بکری بتا کر نگلنا نہ ہوگا ۔(المحجۃ المؤتمنہ ص ۸۴)

اعلیٰ حضرت نے دو قومی نظریہ تحریری شکل میں "المحجۃ المؤتمنہ" کے عنوان سے ۱۹۲۰ء میں شائع کیا ۔" یہ اعلیٰ حضرت کا فیضان ہے کہ آپ نے اس وقت ہندو انگریز اور دوسرے تمام غیر مسلموں سے مقاطعہ کی تعلیم دی جب بڑے بڑے سیاسی زعما ابھی منقار زیر پر تھے آپ کی یہی صدائے رندانہ کام کر گئی مولانا عبد الباری فرنگی محلی، مولانا محمد علی جوھر، مولانا شوکت علی جیسے خلافتی رھنماؤں اور ھندو اشتراک کے داعیوں نے اپنے گزشتہ فیصلوں پر ندامت کا اظہار کر کے مسلمانوں کے علیحدہ قومی اور اسلامی تشخص کو اجاگر کرنے کا اعلان کیا" ۔(حیات صدر الافاضل بحوالہ معارف رضا ۹۲ ص ۱۸۸)

جب پاک و ھند کے مسلمان آزادی کے لئے زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے تھے اس وقت فرزندان دیوبند یہ فتوے دے رہے تھے "احرار پاکستان کو پلیدستان سمجھتے ہیں" (خطبات احرار ص ۹۹) " جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سوئر ہیں اور سوئر کے کھانے والے " (چمنستان ظفر علی خان ص ۱۶۵) " دس ھزار جناح جواھر لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کیے جاسکتے ہیں " (ایضاً) " یہ کافر اعظم ہے یا قائد اعظم " (حیات محمد علی از رئیس احمد جعفری) ابو الکلام آزاد نے کہا " مسٹر جناح کا یہ نظریہ کہ ھندوستان میں ھندو مسلم دو جداگانہ قومیں ہیں، غلط فہمی پر مبنی ہے " دیوبند کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد کانگریسی نے تو کمال کر دیا ۔ ۱۹۳۸ء میں فتویٰ دیا کہ " قومیں وطن سے بنتی ہیں مذھب سے نہیں " حکیم الامت ڈاکٹر اقبال نے بستر مرگ پر سے اس غیر اسلامی ھندووانہ نظریے پر یوں سخت تنقید فرمائی:۔

عجم ہنوز نداند رموز دیں ورنہ
ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است

سرود بر سر منبر کہ ملت از وطن است
چہ بے خبر زمقام محمد عربی است
بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہم اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

(ارمغان حجاز ص ۲۷۸)

(ترجمہ :۔ عجمی ابھی تک رموز دین سے بے خبر ہیں ورنہ دیوبند سے حسین احمد، یہ کیا ھی عجیب شخص ہے بر سر منبر راگ الاپتا ہے کہ ملت وطن سے بنتی ہے وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام سے کتنا بے خبر ہے (کہ حضور نے بھی دو قومی نظریہ پیش کیا مسلمان ایک قوم ہیں اور کفار دوسری) اپنے آپ کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا (اے نادان ان کی غلامی کر) کہ دین تو آپ ہی کی ذات ہے اگر آپ تک نہیں پہنچے گا تو تیرا دین، دینِ مصطفیٰ کی بجائے دینِ ابولہب ہوگا)

احراری و دیوبندی علماء کے علاوہ مودودی جماعت نے تحریک پاکستان کی مخالفت میں جو کردار ادا کیا ہے وہ اہل علم ودانش سے پوشیدہ نہیں، مودودی صاحب لکھتے ہیں "جو لوگ پاکستان کی مخالفت کرتے تھے، جب یہ کہتے تھے کہ یہ محض فریب ہے سیاسی چال ہے تو کیا وہ غلط کہتے تھے" (ترجمان القرآن جمادی الآخر ۱۳۷۴ھ) اہلسنت کے لئے یہ بات باعثِ فخر ہے کہ تحریک آزادی ۱۸۵۷ء کے تمام مجاہدین علماء و مشائخ سنی بریلوی تھے اور تحریک پاکستان میں بھی عملی جدوجہد کرنے والے اعلیٰحضرت محدث بریلوی کے ہم نوا اہلسنت کے علماء و مشائخ اور ان کے پیروکار ہی تھے جو مسلم لیگ کے پرچم تلے بانی پاکستان کے شانہ بشانہ مصروف عمل تھے۔ معروف غیر جانبدار مؤرخ میاں عبدالرشید رقمطراز ہیں " برصغیر پاک وھند کے مسلمانوں کو سیاسی خودکشی سے بچانے اور ان کے ایمان کو اندرونی اور بیرونی حملوں سے محفوظ رکھنے کے سلسلے میں حضرت احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے جو گرانقدر خدمات انجام دی ہیں وہ لائق صد ستائش ہیں" (پاکستان کا پس منظر اور پیش منظر ص ۱۱۵ طبع پنجاب یونیورسٹی لاھور)

آپ اپنی انگریزی تصنیف " برصغیر پاک وھند میں اسلام " ص ۶۷ پر لکھتے ہیں " ۱۹۴۰ء میں جب قرار داد پاکستان پاس ہوئی تو حضرت بریلوی کی مساعی بارآور ہوئیں آپ کے متبعین جس میں علماء وصوفیاء سب ہی شامل تھے تحریک پاکستان کی حمایت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے بلاشبہ پاکستان کے لئے حضرت بریلوی کی خدمات، قائداعظم اور علامہ اقبال سے کس طرح کم نہیں" (بحوالہ حیات

مولانا احمد رضا خاں بریلوی ص ۱۵)

اعلیٰ حضرت کے خلفاء، شاگردوں اور ہم نوا علماء و مشائخ نے تحریک پاکستان کے لئے جو کارنامے انجام دیے ہیں ان کا ذکر آئندہ صفحات میں آئے گا لیکن ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ محض مذہبی اختلاف کے بنا پر سواد اعظم اہلسنت کے ان جلیل القدر مجاہدوں کا ذکر درسی و تاریخی کتب سے محو کرنے کی ناپاک سازش کی گئی ہے اور یہ بھیانک جرم تاریخ کبھی معاف نہیں کرے گی۔ سید محمد فاروق القادری، اکابر تحریک پاکستان کے مقدمہ میں رقمطراز ہیں،

" سرحد میں پیر مانکی شریف، پنجاب میں پیر جماعت علی شاہ علی پوری اور سندھ میں پیر عبدالرحمن بھرچونڈوی اور شاہ مغفور القادری نے جو کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں اسے مسلمانوں کی مذہبی تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی یہ قد آور شخصیتیں اور بلند ہستیاں اس لیے طاقِ نسیاں کی نذر کی جا رہی ہیں کہ قلم غیروں کے ہاتھ میں ہے یا اس ملک میں مسلم لیگ کا وجود ختم کر دیا گیا ہے ' یہ ضروری نہیں کہ کوئی شخص شیخ الاسلام کے لقب سے ملقب ہو یا کوئی شیخ الہند کے منصب پر فائز ا سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کے ملی تشخص اور اسلام کے احیاء کے لئے کس نے کتنا کام کیا ہے؟ ہمیں کسی سے ذاتی پرخاش نہیں ہے یہ تاریخی حقائق ہیں جو سامنے آکر رہیں گے ان میں خیانت کرنے والے تاریخ کے طالب علموں کے سامنے جوابدہ ہوں گے"

اب تحریک پاکستان کے چند مجاہد علماء و مشائخ کے کارنامے مختصراً تحریر کیے جا رہے ہیں تفصیل کے لئے حوالے کی کتب ملاحظہ فرمائیں۔

صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

آپ ۲۱ صفر ۱۳۰۰ھ / یکم جنوری ۱۸۸۳ء بروز پیر پیدا ہوئے۔ حفظِ قرآن، درس نظامی اور دورہ حدیث کی تکمیل کر کے ۱۹۰۲ء میں دستار فضیلت حاصل کی آپ اپنے استاذ محترم حضرت شاہ گل محمد قدس سرہٗ سے سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوئے اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت حاصل کی۔ ۱۹۲۳ء میں مسلمانوں کو مرتد بنانے یا قتل کرنے کے لئے شدھی تحریک چلی تو بریلی شریف میں جماعت رضائے مصطفیٰ قائم کی گئی جس کے تحت آپ نے دیگر علماء اہلسنت کے ساتھ ہندوؤں کے اس فتنے کا بھرپور مقابلہ کیا۔ آگرہ، متھرا، بھرت پور، گوڑگاواں، حوالیٔ اجمیر، جے پور اور کشن گڑھ تک طوفانی دورے کیے اور مسلسل تبلیغی وفود بھیجے یہاں تک کہ شردھانند کا فتنہ ختم ہو گیا ہزاروں مرتد دوبارہ اسلام میں داخل ہوئے اور لاکھوں مسلمان آریوں کے فتنے سے محفوظ رہے۔

۱۹۲۴ء میں آپ نے مراد آباد سے ماہنامہ السواد الاعظم جاری کیا جس میں دو قومی نظریہ کا خوب پرچار کیا۔ ۱۸ ستمبر ۱۹۲۸ء کو مدرسہ اہلسنت مراد آباد میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس میں پاس ہونے والی قرارداد کو اس ماہنامے میں شائع کیا گیا جس میں لکھا تھا کہ "یہ جلسہ نہرو کمیٹی رپورٹ کو مسلمانوں کے حق میں نہایت مضر سمجھ کر اس سے ناراضگی کا اظہار کرتا ہے"۔ ۱۹۳۰ء میں علامہ اقبال نے خطبہ الہ آباد میں ہندوستان کے ایک مخصوص علاقے میں دینی مرکزیت قائم کرنے کی تجویز پیش کی تو ہندو لیڈروں اور اخبارات نے اقبال کے خلاف سخت غم و غصے کا اظہار کیا اس وقت صدر الافاضل نے "السواد الاعظم" شعبان المعظم ۱۳۴۹ھ / جنوری ۱۹۳۱ء کے شمارے میں اقبال کے افکار کی زبردست حمایت کی۔ ۱۹۴۶ء میں بنارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس میں تقریباً پانچ ہزار علماء و مشائخ اور ڈیڑھ لاکھ سامعین کا عظیم الشان اجتماع ہوا آپ

اس کانفرنس کے ناظم اعلیٰ تھے وہاں آپ کی بھرپور کوششوں سے یہ قرارداد منظور کی گئی:

"آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبۂ پاکستان کی پرزور حمایت کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ علماء و مشائخ اہلسنت اسلامی حکومت کے قیام کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر امکانی قربانی کے واسطے تیار ھیں اور یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی حکومت قائم کریں جو قرآن کریم اور حدیث نبوی کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق ہو"۔

اس قرارداد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آپ نے راجپوتانہ، دھلی، یوپی، پنجاب، مدراس، گجرات، کاٹھیاواڑ، جوناگرھ، بہار، کلکتہ، ھگلی، ڈھاکہ، کرنافلی، چٹاگانگ اور سلہٹ کے مسلسل دورے کر کے تحریک پاکستان میں مجاھدانہ کردار ادا کیا۔ محمد صادق قصوری، اکابر تحریک پاکستان میں رقمطراز ہیں "تحریک پاکستان سے آپ کو عشق کی حد تک لگاؤ تھا چنانچہ مولانا ابو الحسنات قادری کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں" پاکستان کی تجویز سے جمہوریت اسلامیہ (آل انڈیا سنی کانفرنس کا دوسرا نام) کو کسی طرح دستبردار ہونا منظور نہیں خود جناح اس کے حامی رھیں یا نہ رھیں"۔ بالآخر علماء اہلسنت کی مساعی سے پاکستان معرض وجود میں آگیا اور ۱۹۴۸ء میں آپ حضرت سید محمد محدث کچھوچھوی، مولانا مفتی محمد عمر نعیمی اور مفتی غلام معین الدین نعیمی کے ساتھ بذریعہ ہوائی جہاز دھلی سے لاھور پہنچے مقامی علماء وزعماء سے اسلامی دستور کے بارے میں گفتگو کے بعد کراچی تشریف لے گئے وھاں علماء سے گفتگو کرنے کے بعد اسلامی دستور کا خاکہ تیار کرنے کا قرعہ آپ کے نام پڑا آپ نے وعدہ کیا کہ مرادآباد واپس جاکر اسلامی دستور کا خاکہ بھیج دوں گا مگر آپ کراچی ہی میں علیل ہوگئے اور اپنے قیام کو مختصر کر کے براستہ لاھور، مرادآباد پہنچے اور علالت کے باوجود خاکہ کی تیاری شروع کر دی ابھی چند دفعات ہی تیار کی تھیں کہ موت کے بے رحم ہاتھوں نے انہیں ہم سے جدا کر دیا"۔

تفسیر خزائن العرفان آپ کا بہترین علمی کارنامہ ہے اس کے علاوہ بھی کئی کتب

لکھیں ۔ مولانا ابوالحسنات قادری، مفتی محمد عمر نعیمی، مفتی احمد یار خاں نعیمی، مفتی غلام معین الدین نعیمی، مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری رحمتہ اللہ علیھم، مفتی محمد حسین نعیمی مدظلہ، اور جسٹس پیر کرم شاہ الازھری مدظلہ، آپ کے چند مشہور تلامذہ ھیں۔

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری

آپ ۱۸۴۱ء میں علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ علوم ظاھریہ کی تکمیل کے بعد حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی نقشبندی علیہ الرحمہ سے بیعت کرکے خلافت واجازت سے مشرف ہوئے۔ آپ نے پاک وھند کے کونے کونے میں اسلام کا پیغام پہنچایا اور ھزاروں ھندوؤں اور عیسائیوں کو مسلمان کیا۔ قادیانی فتنہ کا بھی ڈٹ کر مقابلہ کیا آپ نے بادشاھی مسجد لاھور میں مرزا کی موت کی پیش گوئی کی جو حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئی۔ تحریک ترک موالات اور تحریک ھجرت کے مواقع پر بھی مسلمانوں کی راھنمائی فرمائی۔ شدھی تحریک کے خلاف بھی بھرپور جدوجہد کی۔ سینکڑوں مساجد، دینی مدارس اور کنوئیں بنوائے۔ آپ کی سخاوت اور فیاضی کا پاک وھند کے علاوہ حرمین شریفین میں بھی بڑا چرچا تھا۔

ڈاکٹر اقبال آپ کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے ایک موقع پر آپ نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ آپ کا ایک شعر تو ہمیں بھی یاد ہے۔

کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زور بازو کا\
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

اس پر ڈاکٹر اقبال نے کہا "میری نجات کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ کو میرا یہ شعر یاد ہے"۔ مارچ ۱۹۲۱ء میں لائل پور میں جلسہ خلافت میں آپ کے حقانی خطبۂ صدارت پر مولانا ظفر علی خان نے اپنے اخبار زمیندار میں آپ کو خراج تحسین پیش کیا۔ حیدرآباد دکن کے جلسہ خلافت میں آپ کی جرأت مندانہ تقریر کے بعد حکومت کے اخبار سول اینڈ

ملٹری گزٹ نے لکھا "حکومت کو اس قدر خطرہ گاندھی جی سے نہیں جتنا پیر جماعت علی شاہ صاحب سے ہے" (انوار الصوفیہ)۔

آپ نے تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔ کانگرس کے مستعفی ہونے پر جناح صاحب نے ۲۲ ستمبر ۱۹۳۹ء کو یوم نجات منانے کی اپیل کی اس موقع پر بعد نماز جمعہ آپ نے دورانِ تقریر فرمایا "دو جھنڈے ہیں ایک اسلام کا دوسرا کفر کا، مسلمانو! تم کس جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو گے؟ حاضرین نے باآواز بلند جواب دیا کہ اسلام کے، آخر میں فرمایا اس وقت اسلامی جھنڈا مسلم لیگ کا ہے ہم بھی مسلم لیگ کے ساتھ ہیں اور سب مسلمانوں کو مسلم لیگ میں شامل ہونا چاہیئے"۔ (تذکرہ شاہ جماعت، سیرت امیرِ ملت)

مشہور مؤرخ رئیس احمد جعفری لکھتے ہیں کہ " پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری نے فرمایا "حکومت اور کانگریس دونوں کان کھول کر سن لیں کہ اب مسلمان بیدار ہو چکے ہیں انہوں نے اپنی منزل مقصود متعین کر لی ہے اب دنیا کی کوئی طاقت ان کے مطالبۂ پاکستان کو نہیں ٹال سکتی" (قائداعظم اور ان کا عہد ص ۴۰۵)

۱۹۴۶ء میں بنارس میں منعقدہ آل انڈیا سنی کانفرنس کی صدارت آپ ہی نے فرمائی اور خطبہ صدارت میں پاکستان کی حمایت کا بھرپور اعلان کیا۔

محمد صادق قصوری لکھتے ہیں " قیام پاکستان کے بعد آپ نے اسلامی آئین کے نفاذ کی بھرپور کوشش کی جگہ جگہ جلسوں اور یادداشتوں کے ذریعہ حکومت کو اسلامی آئین کے نفاذ کا وعدہ یاد دلایا۔ پیر صاحب مانکی شریف اور مولانا عبدالستار خان نیازی نے آپ کی معیت میں تمام ملک کا دورہ کیا مگر افسوس کہ حکومت نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا جس کا حضرت کو تادم زیست سخت صدمہ رہا" (اکابر تحریکِ پاکستان)

آپ سچے عاشقِ رسول تھے۔ پچاس سے زائد مرتبہ مدینہ طیبہ حاضری کا شرف حاصل کیا۔ جب تک مدینہ شریف میں رہتے آپکی مجلس میں نعت خوانی ہوتی رہتی۔ ۳۱ اگست ۱۹۵۱ء کو آپ کا وصال ہوا۔

مبلغ اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی

آپ ۳ اپریل ۱۸۹۲ء کو میرٹھ (یوپی) میں پیدا ہوئے۔ سولہ برس کی عمر میں درس نظامی کی تکمیل کر کے ۱۹۱۷ء میں بی اے کا امتحان پاس کیا۔ آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری علیہ الرحمہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہو کر خلافت و اجازت سے سرفراز ہوئے اور انہی کے ارشاد پر اپنی ساری زندگی تبلیغِ اسلام کے لیے وقف کر دی آپ بہترین خطیب، بلند پایہ ادیب اور عظیم مفکرِ اسلام تھے آپ کی تبلیغ کے نتیجے میں پچاس ہزار سے زائد غیر مسلم مسلمان ہوئے جن میں بورنیو کی شہزادی، ماریشس جنوبی افریقہ کے فرانسیسی گورنر مروات اور ٹرینی ڈاڈ کی ایک خاتون وزیر بھی شامل ہیں۔ ۱۷ اپریل ۱۹۳۵ء کو جنوبی افریقہ میں جارج برنارڈشا سے ملاقات کے دوران اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر مناظرہ ہوا آپ کے دلائل کے سامنے اس نے لاجواب ہو کر یہ اقرار کیا کہ آج سے سو سال بعد دنیا کا مذہب صرف اسلام ہوگا۔

آپ نے تحریک خلافت اور تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا شدھی تحریک کے خلاف سینہ سپر رہے۔ پاک و ھند کے علاوہ انگلستان اور مصر میں کانگریسی ایجنٹوں سے مناظرے کیے۔ مسلم لیگ کی طرف سے علماء کا ایک وفد لے کر حج کے موقع پر مسلم رھنماؤں سے ملے اور تحریک پاکستان کی اھمیت واضح کی ان راھنماؤں میں مفتی اعظم فلسطین سید امین الحسینی، قائد اخوان المسلمین حسن البناء (مصر)، اردن کے سید عبداللہ شاہ اور دیگر عرب لیڈر شامل ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد جناح صاحب نے آپ کو اسلامی ممالک میں پاکستان کا نمائندہ بنا کر بھیجا۔

علامہ عبدالحکیم شرف قادری رقمطراز ہیں "۱۹۴۶ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس، بنارس میں شرکت فرمائی اور علی الاعلان تحریک پاکستان کی حمایت فرمائی قائداعظم کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے عالمی دورے سے واپسی پر کراچی میں عظیم کانفرنس منعقد کی جس

میں سندھ، پنجاب اور مشرقی پاکستان کے اکابر علماء و مشائخ نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں پاکستان کے لئے آئینِ اسلامی کے جامع دستور کا مسودہ تیار کر لیا گیا علماء نے تائیدی نوٹ لکھے اور حضرت مولانا صدیقی رحمتہ اللہ علیہ کی سرکردگی میں قائداعظم کی خدمت میں مسودہ آئین پیش کیا گیا قائداعظم نے تین گھنٹے تک مسودہ آئین کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی حضرت مولانا نے انہیں اس خوش اسلوبی سے مطمئن کیا کہ قائداعظم نے یقین دلایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ قومی اسمبلی کے منظور کرنے پر بہت جلد یہ آئین نافذ کر دیا جائے گا اس کے بعد جلد ہی ان کی وفات ہو گئی اور قائداعظم علماء کرام سے کیا ہوا یہ وعدہ ایفاء نہ کر سکے۔ یاد رہے کہ پاکستان بننے کے بعد قائداعظم نے پہلی نماز عید آپ ہی کی اقتدا میں ادا کی تھی"۔ (تذکرہ اکابر اہلسنت)

۱۲ اگست ۱۹۵۴ء کو آپ کا مدینہ طیبہ میں وصال ہو گیا خدمت دین کے ثمر کے طور پر جنت البقیع میں دفن ہونے کی سعادت ملی آپ کے صاحبزادے علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی ورلڈ اسلامک مشن کے سربراہ ہیں اور تبلیغ دین کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

مجاہد اسلام پیر سید امین الحسنات (مانکی شریف)

آپ ۱۹۲۳ء میں مانکی شریف تحصیل نوشہرہ (پشاور) میں پیدا ہوئے۔ آپ ۱۹۴۵ء میں مسلم لیگ میں شامل ہوئے اور تحریک پاکستان میں نمایاں کارنامے سرانجام دیئے جبکہ اس وقت صوبہ سرحد کو کانگریس کا ناقابل شکست گڑھ سمجھا جاتا تھا۔ آپ ہی کی دعوت پر جناح صاحب نے صوبہ سرحد کا پہلا دورہ کیا اور کئی روز آپ کے ہاں قیام کیا۔ مفتی شفیع دیو بندی نے آپ کو ان الفاظ میں میں خراج عقیدت پیش کیا" علماء کے ساتھ سابق پیر مانکی شریف اور پیر زکوڑی شریف نے بڑی تندھی سے کام کیا اور سچی بات یہ ہے کہ ان کی تائید و حمایت سے صوبہ سرحد کی سیاسی فضا میں وہ عظیم تغیر رونما ہوا کہ جو بظاہر

ناممکن نظر آتا تھا"۔

آپ نے آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں ڈھائی گھنٹے جوشیلی تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا" میں نے قائد اعظم سے وعدہ لیا ہے کہ اگر انہوں نے مسلمانوں کو دھوکہ دیا یا اسلام کے خلاف کوئی نظام جاری کرنے کی کوشش کی تو آج جس طرح ہم آپ کو دعوت دے رہے ہیں اور آپ کی قیادت کو مان رہے ہیں کل اسی طرح اس کے برعکس ہوگا"۔

۱۹۴۶ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس اجمیر شریف کے اجلاس میں مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی نے فرمایا" پاکستان کے معنی اسلامی، قرآنی آزاد حکومت ہے مسلم لیگ سے ہمارے سنی کانفرنس کی مجلس عاملہ کے رکن حضرت سید شاہ امین الحسنات صاحب سجادہ نشین مانکی شریف نے لکھوالیا ہے۔

۱۹۴۷ء میں مسلم لیگ وزارت سازی کے سلسلے میں انتشار کا شکار ہو گئی تو آپ نے تمام ارکان کو اپنی رہائش گاہ پر بلا کر اختلاف دور کیا اور متفقہ طور پر خان عبدالقیوم خاں کی حمایت کا اعلان کر دیا اور اس طرح مسلم لیگی نمائندہ آپ کی کوششوں سے کامیاب ہو گیا۔ ۹ فروری ۱۹۴۸ء کو وزیر اعظم لیاقت علی خان نے اپنے ہاتھ سے آپ کو خط تحریر کیا جس میں آپ کی دینی و قومی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ (خط کا عکس تذکرہ اکابر اہلسنت میں شائع ہو چکا ہے) ۱۹۴۸ء میں صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ پاکستان آئے تو آپ نے ان سے اصرار کیا کہ وہ دستور اسلامی کا خاکہ مرتب کر دیں تو ہم بانی پاکستان سے منوالیں گے لیکن تین ماہ بعد صدر الافاضل کا انتقال ہو گیا اور پھر بانی پاکستان بھی انتقال کر گئے اور اس طرح اسلامی آئین کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا اگرچہ آپ پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری اور مولانا عبدالستار خاں نیازی کے ساتھ مل کر بعد کے حکمرانوں پر اسلامی نظام کے نفاذ پر زور دیتے رہے۔ ۲۸ جنوری ۱۹۶۰ء کو مجاہد اسلام پیر صاحب مانکی شریف کا وصال ہوا۔

غازئ کشمیر مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد قادری

آپ ۱۸۹۶ء میں الور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد امام المحدثین مولانا سید دیدار علی شاہ ممتاز عالم دین اور بزرگ تھے۔ ۱۹۲۶ء میں جامع مسجد وزیر خان (لاہور) کی خطابت کے منصب پر فائز ہوئے۔ علماء پنجاب میں سب سے پہلے آپ ہی نے مسلم لیگ کی حمایت کا اعلان کیا اور تحریک پاکستان کی حمایت میں شب و روز جلسے کیے۔ ۱۹۴۰ میں منٹو پارک (اقبال پارک) میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی آپ اس اجتماع کے سرگرم کارکنوں میں سے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد جب جمعیت علماء پاکستان کی بنیاد رکھی گئی تو آپ کو صدر منتخب کیا گیا۔ جمعیت علماء پاکستان اور جمعیت المشائخ کے متفقہ فیصلہ کے مطابق ۷ مئی ۱۹۴۸ء بروز جمعہ ملک بھر میں یوم شریعت منایا گیا اور حکومت پر زور دیا گیا کہ پاکستان میں اسلامی قانون نافذ کیا جائے۔

۱۹۴۸ء میں آزادئ کشمیر کی تحریک شروع ہوئی مجاہدین باطل کے خلاف برسرِ پیکار ہو گئے۔ مودودی صاحب نے اس جہاد کو جہاد تسلیم نہیں کیا آپ نے ببانگِ دہل فتویٰ دیا کہ یہ جنگ جہاد فی سبیل اللہ ہے اور مسلمانوں کو ہر ممکن طریقہ سے مجاہدین کی امداد کرنی چاہیے۔ آپ نے موچی دروازہ میں ایک عظیم الشان کشمیر کانفرنس منعقد کی جس میں لاکھوں روپے کا سامان تحریک کے لئے جمع کیا گیا آپ بذاتِ خود کئی بار احباب کے ہمراہ محاذ پر بھی تشریف لے گئے انہی خدمات کی بنا پر آپ کو غازئ کشمیر کا لقب دیا گیا اور جہاد کشمیر کے راہنماؤں نے آپ کی خدمات کا برملا اعتراف کیا۔

قادیانی فتنے کی سرکوبی کے لئے ۱۹۵۳ء میں پاکستان کے سنی، دیوبندی، غیر مقلد اور شیعہ علماء نے مل کر ایک مجلس عمل قائم کی جس کا صدر آپ کو منتخب کیا گیا۔ خواجہ ناظم الدین کی حکومت سے مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے اور وزیر خارجہ ظفراللہ قادیانی کی برطرفی کے مطالبے کیے گئے۔ تحریک نے زور پکڑا تو قائدین گرفتار کر لیے گئے۔ آپ نے

قیدوبند کی صعوبتوں کو صبرواستقامت کے ساتھ برداشت کیا اور جیل ہی میں قرآن پاک کی تفسیر "تفسیرِ الحسنات" لکھنا شروع کی۔ جب بعض آسائش پسند لیڈروں کے معافی مانگ لینے سے تحریک ختم ہو گئی تو مولانا ابوالحسنات قادری اور مولانا عبدالستار خاں نیازی کو بھی رہا کر دیا گیا۔

آپ کی متعدد گراں قدر تصانیف یادگار ہیں۔ ۲۰ جنوری ۱۹۶۱ کو آپ کا وصال ہوا۔

سیدالعلماء پیر سید محمد محدث کچھوچھوی

آپ ۱۸۹۱ء کو رائے بریلی میں پیدا ہوئے۔ اپنے نانا سید علی حسین اشرفی علیہ الرحمہ سے بیعت کی۔ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ نے آپ کو خلافت و اجازت سے نوازا۔ آپ جماعت رضائے مصطفیٰ (بریلی) کے تاحیات صدر رہے۔ ساری زندگی تبلیغِ دین کے لئے وقف کر رکھی تھی پانچ ہزار سے زائد غیر مسلموں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ کئی لاکھ مسلمانوں نے شرفِ بیعت حاصل کیا۔ تحریک پاکستان میں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا،

"آل انڈیا سنی کانفرنس کا پاکستان ایک ایسی خود مختار آزاد حکومت ہے جس میں شریعت اسلامیہ کے مطابق فقہی اصول پر کسی قوم کی نہیں بلکہ اسلام کی حکومت ہو جس کو مختصر طور پر یوں کہیے کہ خلافتِ راشدہ کا نمونہ ہو، ہماری آرزو ہے کہ اس وقت ساری زمین پاکستان ہو جائے"۔

۶ رجب ۱۳۶۵ھ کو سنی کانفرنس اجمیر شریف میں خطبۂ صدارت میں فرمایا۔

"اے سنی بھائیو! اے مصطفیٰ کے لشکریو! اے خواجہ کے مستو! اب تم کیوں سوچو کہ سوچنے والے مہربان آ گئے اور تم کیوں رکو کہ چلانے والی طاقت خود آ گئی اب بحث کی لعنت چھوڑو اب غفلت کے جرم سے باز آؤ، اٹھ پڑو، کھڑے ہو جاؤ، چلے چلو، ایک منٹ

بھی نہ رکو، پاکستان بنالو تو جا کر دم لو کہ یہ کام اے سنیو! سن لو کہ صرف تمہارا ہے"۔

آپ نے تحریک پاکستان کی حمایت میں ملک گیر دورے کیے اور لوگوں کو نظریہ پاکستان کا ہمنوا بنایا۔ ۱۹۶۱ء میں آپ کا وصال ہوا۔

شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی

آپ ۱۹۱۰ء میں پیدا ہوئے۔ حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی کی خدمت میں دورہ حدیث کیا۔ زمانہ تعلیم میں شیخ الاسلام پیر مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہٗ سے بیعت ہوئے۔ آپ بیک وقت عالم، فاضل، صوفی، شاعر، مناظر، مفسر، مدرس اور سیاستدان تھے۔ جو کوئی آپ کی تقریر سنتا اس پر وجد طاری ہو جاتا۔ ۱۹۳۶ء میں مسلم لیگ میں شامل ہوئے اور تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔ مولانا ظفر علی خاں کی اتحاد ملت پارٹی میں بھی رہے پھر آپ نے مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ کلکتہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۸ء میں اس پارٹی کو مسلم لیگ میں مدغم کر دیا اس پر جناح صاحب بہت خوش ہوئے۔ جناح صاحب آپ ہی کی دعوت پر وزیرآباد تشریف لائے اور جلسہ سے خطاب کیا۔

ایک بار سیالکوٹ کے ایک گاؤں میں احرار کا جلسہ ہو رہا تھا احراری لوگوں کو نظریہ پاکستان کے خلاف متنفر کرنے کی کوشش کر رہے تھے دوسری طرف علماء اہلسنت کا جلسہ تھا جیسے ہی شیخ القرآن نے تقریر شروع کی دوسرے جلسہ کے لوگ بھی ادھر آنے لگے یہاں تک کہ احرار کے جلسہ میں الو بولنے لگے۔ یہ منظر دیکھ کر مولانا ظفر علی خاں نے فی البدیہہ ایک نظم پڑھی دو شعر ملاحظہ ہوں۔

میں آج سے مرید ہوں عبدالغفور کا
چشمہ ابل رہا ہے محمد کے نور کا
بند اس کے سامنے ہے بخاری کا ناطقہ
کیا اس سے ہو مقابلہ اس بے شعور کا

(روزنامہ نوائے وقت بحوالہ اکابر تحریک پاکستان)

۱۹۴۰ء میں منٹو پارک کے اجلاس میں مولانا عبدالحامد بدایونی، مولانا ظفر علی خاں کے ہمراہ آپ بھی تشریف فرما تھے۔ ۱۹۴۶ء میں بنارس کی سنی کانفرنس میں دیگر مقررین کے علاوہ آپ نے بھی خطاب کیا۔ جنوری ۱۹۴۷ء میں جب گورنر پنجاب مسوڈ گلس نے مسلم لیگیوں کی گرفتاری کا حکم دیا تو سب سے پہلے آپ گرفتار کیے گئے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ نے وزیر آباد میں جامعہ نظامیہ غوثیہ قائم کر کے تدریس کا سلسلہ شروع کیا ہزاروں علماء نے آپ سے استفادہ کیا۔ ۱۹۵۲ء میں آپ نے بھی تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا۔ چھ سات ماہ راولپنڈی جیل میں قید بھی رہے۔ ۱۹۶۸ء میں جمعیت علماء پاکستان کے صدر منتخب ہوئے اور خدمتِ دین کا سلسلہ جاری رکھا۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو وزیرآباد جی ٹی روڈ پر ٹرک کے حادثے میں جامِ شہادت نوش کیا۔

مجاہدِ ملت مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی

آپ ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے۔ مولانا شاہ عبدالمقتدر بدایونی علیہ الرحمہ سے بیعت کر کے اجازت و خلافت حاصل کی۔ جب ہندوؤں نے شدھی تحریک چلائی تو آپ نے اپنی شعلہ بیانی سے مسلمانوں کے خوابیدہ جذبات بیدار کیے تحریک خلافت میں بھی بھرپور حصہ لیا آپ صوبائی خلافت کمیٹی اور مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی کی مجلس عاملہ کے رکن بھی رہے لیکن شدھی تحریک میں ہندوؤں کا کردار دیکھ کر تحریک خلافت سے علیحدہ ہو گئے۔ دسمبر ۱۹۱۸ء میں آپ پہلی بار مسلم لیگ کے اجلاس میں شریک ہوئے اور خطاب فرمایا اس کے بعد قیام پاکستان کے لئے بھرپور جدوجہد کی۔

پیر صاحب مانکی شریف کے ایماء پر بانی پاکستان نے آپ کو صوبہ سرحد بھیجا آپ نے اپنے زورِ خطابت سے سرحد کے مسلمانوں کو مسلم لیگ کا ہمنوا بنایا اور کانگریس کا زور توڑ دیا انہی خدمات کی وجہ سے بانی پاکستان نے آپ کو فاتح سرحد کا خطاب دیا۔ آپ نے یوپی

سی پی ، بہار ، بنگال ، اڑیسہ ، آسام ، بمبئی ، کراچی ، سندھ ، بلوچستان اور پنجاب کے دور دراز علاقوں میں جاکر لوگوں کو پاکستان کی حمایت پر کمربستہ کیا حافظ شبیر احمد غازی آبادی ، گلدستہ عقیدت میں لکھتے ہیں ۔ "آج کے بہت سے (کانگریسی) علماء جو پاکستان میں نظریہ پاکستان کی حفاظت کررہے ہیں اور مختلف سیاسی پلیٹ فارموں سے اپنی حب الوطنی کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں آل انڈیا نیشنل کانگریس کے ہمنوا تھے اور آل انڈیا مسلم لیگ اور قائداعظم محمد علی جناح کے مقابلے میں حریفانہ سیاسی چالیں چل رہے تھے ۔ خدا مولانا عبدالحامد بدایونی کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے انہوں نے اس محاذ پر نیشنلسٹ علماء کا مقابلہ کیا اور مسلم لیگ میں اپنی بہترین صلاحیتیں صرف کیں "۔ (بحوالہ تذکرہ اکابر اہلسنت ص ۲۰۴)

۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور کے تاریخی اجلاس میں جب قرارداد پاکستان پیش کی گئی تو علماء اہلسنت کی نمائندگی کرتے ہوئے مولانا عبدالحامد بدایونی نے اس اجلاس سے خطاب فرمایا ۔ آپ آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے تاریخی اجتماع میں بھی شریک تھے جب میر عثمان علی خان فرمانروائے دکن کے [illegible] سے سخت اختلافات ہوگئے تو لیاقت علی خان نے آپ کو حیدرآباد دکن بھیجا آپ نے طویل گفتگو کے بعد نظام دکن کو [illegible] سے ملاقات کے لئے راضی کرلیا (ترجمان اہلسنت ۔ ستمبر ۱۹۷۲ء) قیام پاکستان کے بعد آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں شرکت کے لئے کراچی آئے تو یہیں قیام پذیر ہوگئے ۔ ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت میں حصہ لیا ایک سال تک جیل میں رہے ۔ ۱۹۴۷ء میں آپ کی تحریک پر عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان جلوس کراچی میں نکالا گیا جس میں وزیراعلیٰ سندھ محمد ایوب کھوڑو بھی شریک ہوئے ۔

۱۹۶۲ء میں اسلامی مشاورتی کونسل کے رکن نامزد ہوئے ۔ آپ نے کراچی میں جامعہ تعلیمات اسلامیہ قائم کی ۔ پاک بھارت جنگ ۱۹۶۵ء کے موقع پر ملک بھر کا دورہ کرکے مہاجرین کشمیر میں لاکھوں روپے کا سامان تقسیم کیا ۔ مولانا ابوالحسنات قادری کی

وفات کے بعد جمعیت علماء پاکستان کے صدر منتخب ہوئے ۔۲۱ جولائی ۱۹۷۰ کو جان جانِ آفرین کو سپرد کردی ۔آپ کی یاد میں کراچی میں "مولانا عبدالحامد بدایونی کالج" قائم کیا گیا ہے۔

مجاہدِ اسلام پیر عبدالرحیم شہید (بھرچونڈی شریف)

آپ ۱۹۱۰ء میں سکھر میں پیدا ہوئے آپ کے والد ماجد حضرت پیر عبدالرحمن تحریک پاکستان کے مجاہد تھے آپ نے بھی اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قیام پاکستان کے لئے بھرپور جدوجہد کی ۔آپ عزم واستقلال اور جرأت و بہادری کا پیکر تھے ۔ آپ نے اپنے والد محترم کی قیادت میں صوبہ سندھ میں جماعت احیاء الاسلام قائم کی ۔ ایک اخبار الجماعت بھی جاری کیا آپ نے سندھ کے طول و عرض میں دورے کر کے ہزاروں افراد کو جماعت کا ممبر بنایا ۔آپ کی ان کوششوں کے نتیجے میں سندھ میں کانگریس کا زور ٹوٹ گیا ۔آپ کی تنظیم کی قوت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ سندھ کے انتخابات میں احیاء الاسلام کے ٹکٹ پر پانچ افراد اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے ۔ کراچی میں مسلم لیگ کے اجلاس میں آپ نے اپنی جماعت کو مسلم لیگ میں ضم کردیا۔

۱۹۴۶ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس (بنارس) میں آپ اپنے والد کی قیادت میں ڈیڑھ سو افراد کے ساتھ شریک ہوئے ۔آپ کے والد گرامی کا یہ کارنامہ تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا کہ جب انگریز نے جناح صاحب سے مطالبہ کیا کہ وہ مسلم اکثریت والے صوبوں میں سے کسی اسمبلی میں اپنی اکثریت کا ثبوت دیں تو پیر صاحب کی مجاہدانہ کوششوں کے باعث اسمبلی ہال میں تحریک پاکستان کو مطلوبہ تائید حاصل ہوئی۔

احیاء الاسلام کے بعد آپ جمعیت علماء پاکستان کے صوبائی نائب صدر منتخب ہوئے ۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں راجھستان کے محاذ پر جہاد میں خود بھی حصہ لیا اور اپنے مریدین حر مجاہدین کے کئی دستے محاذ پر روانہ کیے ۔ اسلام دشمن طاقتیں آپ کی سخت

دشمن تھیں سندھ میں راجہ داھر کی حمایت کے فتنے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔آپ پر کئی قاتلانہ حملے ہوئے۔ بالآخر ۲۱ ستمبر ۱۹۷۱ء کو مخالفین نے حملہ کر کے شہید کر دیا۔ آپ کے جنازہ میں ایک لاکھ افراد نے شرکت کی۔ آپ کا مزار بھرچونڈی شریف ضلع سکھر میں ہے۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی

آپ ۱۹۰۶ء میں بدایوں میں پیدا ہوئے۔ ۲۰ سال کی عمر میں درسِ نظامی کی تکمیل کی۔ساری زندگی درس و تدریس اور تبلیغ دین میں صرف کی۔ صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ سے خاص عقیدت تھی تحریک پاکستان کے سلسلے میں صدر الافاضل نے جو بھی کوششیں کیں ان میں آپ شریک رہے ۱۹۴۶ء میں بنارس میں وہ تاریخ ساز کانفرنس منعقد ہوئی جس میں کانگریس کے بت کو توڑ کر رکھ دیا اور احراریوں پر سکتہ طاری کر دیا اس عظیم الشان سنی کانفرنس میں مفتی صاحب پنجاب سے علماء و مشائخ کا وفد لے کر شریک ہوئے۔ صوبائی انتخابات میں آپ نے بدایوں جا کر مسلم لیگ کے امیدواروں کے حق میں تقریریں کیں اور مسلم لیگ کی کامیابی کے لئے فضا سازگار بنائی۔ ۱۹۴۶ء کے مرکزی انتخابات میں آپ گجرات (پنجاب) سے سفر کر کے محض ووٹ ڈالنے کے لئے اوجھیانی (بدایوں) پہنچے اس بات سے مسلمان اتنے خوش ہوئے کہ آپ کو جلوس کی صورت میں گھر لائے۔

آپ نے سینکڑوں علماء کو فیضیاب کیا اور کثیر کتب تصنیف کیں جن میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہٗ کے ترجمۂ قرآن کنزالایمان پر تفسیری حاشیہ نور العرفان، مراۃ شرح مشکوٰۃ، تفسیر نعیمی، جاء الحق وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو آپ کا وصال ہوا۔آپ کا مزار گجرات میں ہے۔

مفتی سید غلام معین الدین نعیمی

آپ ۲۳ دسمبر ۱۹۲۳ء کو پیدا ہوئے۔آپ نے دینی تعلیم حضرت صدر الافاضل کے

زیر سایہ جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں حاصل کی۔ تحریک پاکستان میں صدر الافاضل کے شانہ بشانہ کام کیا۔ آپ خود فرماتے ہیں۔ "اسی دوران تحریک پاکستان شروع ہو گئی آپ نے سنی کانفرنس کی تنظیم تیز سے تیز تر فرمائی اور ملک میں دورے شروع کر دیے لہذا اس خادم کو مرکزی دفتر آل انڈیا سنی کانفرنس کا منصرم مقرر کیا۔ تمام مراسلات و مواصلات، تحصیل و ترسیلِ زر اس خادم کے سپرد ہوئی اور جب ملک میں حضرت کے دورے قیام پاکستان کے سلسلے میں شروع ہوئے تو اس خادم کو اپنی خدمت میں ساتھ رکھا"۔ ۱۹۴۴ء سے ۱۹۴۸ء تک آپ آل انڈیا سنی کانفرنس کے منصرم رہے۔ قیام پاکستان کے بعد مولانا ابو الحسنات قادری نے آپ کو جمعیت علماء پاکستان کا نائب ناظم مقرر کیا۔ ایک عرصہ تک جمعیت کا ترجمان ہفت روزہ الجمعیت نکالتے رہے بعد ازاں صدر الافاضل کی یاد میں ہفت روزہ سوادِ اعظم جاری کیا اور حق گوئی و بیباکی کے ساتھ مذہبِ اہلسنت کے تحفظ و اشاعت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

آپ نے تقریباً پچاس کتابوں کے ترجمے کیے جن میں کتاب الشفاء، مدارج النبوت اور کشف المحجوب کے ترجمے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ نے خود کو دینِ حق کی خدمت کیلئے وقف کر رکھا تھا۔ ۱۴ اگست ۱۹۷۱ء کو آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا مزار لاہور میں میانی صاحب کے قبرستان میں ہے۔

مولانا ظہور الحسن صدیقی درس

آپ ۱۹۰۵ء میں کراچی میں پیدا ہوئے۔ دینی تعلیم اپنے والد گرامی مولانا عبدالکریم درس علیہ الرحمتہ سے حاصل کی۔ تحریک پاکستان میں نمایاں حصہ لیا۔ ۱۹۴۰ء سے ۱۹۴۷ء تک آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے رکن اور صوبائی مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر رہے صوبہ سندھ میں مسلم لیگ کو مقبول بنانے میں آپ نے اہم کردار ادا کیا۔ کراچی کی تاریخ میں بہت کم جلسے ایسے ہوئے ہونگے جس میں بانی پاکستان کے

ساتھ آپ نے تقریر نہ کی ہو۔ ۱۲-۱۱ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو بزمِ سنّیہ صوبہ سندھ کے زیر اہتمام کراچی میں آل انڈیا سنّی کانفرنس منعقد کی جس میں مبلغِ اسلام مولانا عبدالعلیم صدیقی، مجاہد ملت مولانا عبدالحامد بدایونی و دیگر مقتدر علماء اہلسنت شریک تھے۔ آپ نے سنی کانفرنس کے جنرل سیکریٹری کی حیثیت سے تقریر کرتے ہوئے فرمایا "ہم وہ پاکستان چاہتے ہیں جہاں قرآن حکیم کے احکام نافذ ہوں ہم وہ پاکستان چاہتے ہیں جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی واجب العمل ہو اور شریعتِ مقدسہ کے مطابق فیصلے ہوں...... ایسے پاکستان کو حاصل کرنے کے لئے اگر جان بھی کام آئے گی تو ہم دریغ نہیں کریں گے"۔

بانی پاکستان کراچی میں قیام کے دوران ہمیشہ آپ ہی کی اقتدا میں نماز ادا فرماتے تھے۔ ایک بار جناح صاحب نماز عید کے لئے وقت پر نہ پہنچے آپ نماز پڑھانے کے لئے مصلے پر بیٹھ گئے نوابزادہ لیاقت علی خان، سردار عبدالرب نشتر، محمد ایوب کھوڑو وغیرہ نے بانی پاکستان کی آمد تک نماز میں تاخیر کے لئے کہا تو آپ نے گرج کر فرمایا "میں نے جناح صاحب کو اوقات سے مطلع کر دیا تھا اب میں اپنے وقت کا پابند ہوں دوم یہ کہ میں جناح صاحب کے لئے نماز پڑھانے نہیں آیا بلکہ اللہ تعالیٰ کے لئے نماز پڑھانے آیا ہوں" یہ کہہ کر نماز شروع کروادی۔ بعد میں بانی پاکستان تشریف لائے تو آپ کی اس جرأت ایمانی کی تعریف فرمائی۔

آپ جمعیت علماء پاکستان کے بانی ارکان میں سے تھے ۱۴ نومبر ۱۹۷۲ء کو کراچی میں وصال ہوا۔

پیر طریقت سید غلام محی الدین گولڑوی

آپ قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی کے ہاں ۱۸۹۱ء میں پیدا ہوئے۔ حضرت قبلہ عالم آپ کو پیار سے بابوجی کہا کرتے تھے۔ آپ نے مسلم لیگ کے ساتھ تحریک

پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔ ملک کے معروف صحافی اور تحریک پاکستان کے مجاہد جناب میاں محمد شفیع لکھتے ہیں۔ "یہ ایک عجیب حقیقت ہے کہ جب اس صدی کی پانچویں دھائی میں برصغیر میں معرکۂ حق و باطل بپا ہوا اور مسلمانوں نے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے اسلام کی سربلندی کے لئے حق خود ارادیت کا علم بلند کیا تو پنجاب کے جن سجادوں نے تن من دھن سے بانی پاکستان کا ساتھ دیا ان میں تونسہ شریف (خواجہ سدید الدین صاحب)، سیال شریف (خواجہ قمرالدین صاحب)، جلال پور شریف (پیر فضل شاہ صاحب) اور گولڑہ شریف (خواجہ سید غلام محی الدین شاہ صاحب) پیش پیش تھے انہوں نے اپنے لاکھوں مریدوں کو عام انتخابات کے موقع پر یونی نسٹ پارٹی کے مقابلہ پر مسلم لیگ کے امیدواروں کو کامیاب بنانے کی اپیل کی۔

ان لوگوں کے عظیم کردار کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگرچہ یونی نسٹ پارٹی کے اس وقت کے لیڈر ملک خضر حیات خان ٹوانہ اور ان کے دستِ راست نواب سراللہ بخش، گولڑہ شریف اور سیال شریف سے ارادت رکھتے تھے لیکن عظیم تر ملی مقاصد کے پیش نظر خواجہ قمرالدین صاحب مدظلہ اور خواجہ سید غلام محی الدین شاہ صاحب مدظلہ نے پوری ہمت سے مسلم لیگ کے لیے کام کیا"۔ (روزنامہ نوائے وقت بحوالہ اکابر تحریک پاکستان ص ۱۹۳)

۲۲ جون ۱۹۷۴ء کو آپ کا وصال ہوا۔ گولڑہ شریف میں اپنے والد محترم کے پہلو میں دفن کیے گئے۔

شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین سیالوی

آپ ۱۹۰۵ء میں سیال شریف (سرگودھا) میں پیدا ہوئے۔ مسلمانوں کی روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ سیاسی رھنمائی فرمائی ۱۹۴۶ء میں بنارس کی سنی کانفرنس میں شریک ہوئے اور صوبہ پنجاب میں متعدد دورے کر کے قیام پاکستان کے لئے راہ ہموار کی۔ انگریز

نے حکومت پنجاب کی سفارش پر آپ کو ہزہائی نس کا خطاب پیش کیا مگر آپ نے اس خط کو ھی نذر آتش کر دیا جس میں یہ پیشکش کی گئی تھی ۔ پھر آپ کو گرفتار کر کے گوبر اور گندے پانی سے بھری ہوئی کوٹھری میں بند کر دیا گیا، آپ کی ساڑھے گیارہ مربع اراضی ضبط کرلی گئی الغرض آپ کو طرح طرح کی اذیتیں دی گئیں تاکہ آپ تحریک پاکستان کی حمایت سے دستبردار ہو جائیں لیکن آپ نے باطل کے آگے سر نہیں جھکایا بلکہ ببانگِ دھل فرمایا "عزت صرف اللہ کے اختیار میں ہے اگر میں نے ایک لمحے کے لئے بھی یہ سوچا کہ مجھے اللہ کے سوا کوئی مٹا سکتا ہے تو میں مشرک ہو جاؤں گا"۔

۱۹۴۶ء کے انتخابات میں ٹوانے یونی نسٹ پارٹی کے ٹکٹ پر الیکشن لڑ رہے تھے آپ کے ٹوانوں سے ذاتی مراسم تھے مگر آپ نے ذاتی تعلقات کی پراہ کیے بغیر مریدوں کو حکم دیا کہ وہ مسلم لیگی امیدواروں کو ووٹ دیں ۔ قیام پاکستان کے بعد آپ نے بانی پاکستان کو اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے لکھا تو جناح صاحب نے جوابی خط میں لکھا "پاکستان کی تحریک میں مشائخ عظام کی خدمات بڑی عظیم اور قابل قدر ہیں آپ اطمینان رکھیں پاکستان میں یقینی طور پر اسلامی قانون ھی نافذ ہو گا"۔

(ماھنامہ ضیائے حرم لاہور دسمبر ۱۹۷۴ء ص ۵۹)

آپ نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی طرح ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بھی نمایاں حصہ لیا ۱۹۷۰ء سے ۱۹۷۳ء تک جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی صدر رہے ۔ 1981ء میں آپ کا وصال ہوا۔

غزالئ دوراں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی

آپ ۱۹۱۳ء میں امروہہ ضلع مراد آباد میں پیدا ہوئے اپنے بڑے بھائی سید محمد خلیل علیہ الرحمتہ سے تعلیم حاصل کر کے انھی سے بیعت ہوئے ۔ ۱۹۳۵ء میں ملتان تشریف لاکر مدرسہ انوار العلوم کی بنیاد رکھی اس دار العلوم نے تحریک پاکستان کے لئے

کارکن تیار کیے آپ نے مسلم لیگ کے جلسوں میں قیام پاکستان کی حمایت کے لئے تقریریں کیں ۱۹۴۶ء میں بنارس کی آل انڈیا سنی کانفرنس میں علماء کے وفد کے ساتھ شرکت کی۔ ملتان اور پنجاب کے دیگر علاقوں میں کانگریسی واحراری مولویوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا آپ نے پاکستان کے مخالفوں کو دلائل و براھین کے ذریعے ناکوں چنے چبوا دیے۔ آپ نے ۴ اپریل ۱۹۴۸ء کو علامہ ابوالحسنات قادری کے نام خط میں لکھا کہ "یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم نے مسلم لیگ کی حمایت کی اس کا ساتھ دیا اور قیام پاکستان کے سلسلے میں اپنی تمام کوششیں صرف کردیں اور جانی و مالی قربانیوں میں کوئی دریغ نہیں کیا بحمدللہ تعالیٰ اپنے اور بیگانوں کی شدید مخالفتوں کے باوجود پاکستان قائم ہو گیا" (نوائے انجمن مارچ اپریل ۹۳۔ ص ۱۵)

۱۹۴۸ء میں مدرسہ انوارالعلوم میں علماء کا اجلاس ہوا جس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا نام تبدیل کر کے جمعیت علماء پاکستان تشکیل دی گئی مولانا ابوالحسنات قادری صدر اور آپ جنرل سیکریٹری منتخب کیے گئے۔ آپ نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے علاوہ تحریک نظامِ مصطفیٰ ۱۹۷۷ء میں بھرپور حصہ لیا۔ ۱۷ جولائی ۱۹۵۲ء کو قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ سب سے پہلے آپ ہی نے تحریر کیا اور مسلم لیگ صوبائی کونسل کے اجلاس میں منظور کرایا۔ (ایضاً ص ۱۴) آپ نے ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو ملتان میں تاریخی کل پاکستان سنی کانفرنس منعقد کی جس میں اخبارات کے مطابق تقریباً بیس لاکھ عوام اہلسنت اور دس ہزار علماء و مشائخ نے شرکت کی۔ نصف صدی تک علم و فضل کے موتی بکھیرنے کے بعد ۴ جون ۱۹۸۶ء کو آپ خالق حقیقی سے جا ملے۔

مجاھدِ ملت مولانا عبدالستار خاں نیازی

آپ ۱۹۱۵ء میں میانوالی میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۳۶ء میں میانوالی میں مجلس اصلاحِ قوم کی بنیاد رکھی اور مسلمانوں کو جداگانہ قوم ہونے کا احساس دلایا نیز غریبوں کی امداد

کے لئے بیت المال قائم کیا۔ ۱۹۳۷ء میں اسلامیہ کالج لاہور میں میاں محمد شفیع، جسٹس انوار الحق، ابراھیم علی چشتی اور حمید نظامی وغیرہ کے ساتھ مل کر پنجاب مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کی بنیاد رکھی ۱۹۳۸ء میں آپ اس کے صدر منتخب ہوئے۔ میانوالی میں مسلم لیگ کی بنیاد رکھی آپ صدر بنا دیے گئے۔ ۱۹۳۹ء میں آپ نے جناح صاحب سے ملاقات کے دوران انہیں ایم ایس ایف کی جانب سے خلافت پاکستان اسکیم پیش کی۔ بانی پاکستان نے اس تجویز کو مسلم لیگ کی متعلقہ کمیٹی کے سپرد کرنے کا وعدہ کیا اور بعض اہم نکات کو تسلیم کر لیا۔

آپ نے ایم اے کرنے کے بعد خود کو تحریک پاکستان کے لئے وقف کر دیا۔ مارچ ۱۹۴۱ء میں ایم ایس ایف نے جناح صاحب کی زیر صدارت "پاکستان کانفرنس" منعقد کی تو اجلاس کی مرکزی قرارداد آپ ہی نے پیش کی آپ دیہی علاقوں میں تحریک پاکستان کو منظم کرنے کے لئے پراپیگنڈا کمیٹی کے سیکریٹری بنا دیے گئے اس حیثیت سے مولانا نیازی کی بانی پاکستان کے ساتھ کئی بار خط و کتابت ہوئی۔ ۱۹۴۲ء میں صوبائی کونسل اور آل انڈیا مسلم لیگ کا رکن چن لیا گیا۔ ۱۹۴۴ء میں مسلم لیگ کی صوبائی کونسل نے آپ کی تجویز پر یہ قرارداد منظور کی "پاکستان کا آئین شریعت اسلامیہ پر مبنی ہوگا"۔ بعد میں آل انڈیا مسلم لیگ نے بھی یہ تجویز منظور کر لی۔ ۱۹۴۵ء میں آپ نے میاں محمد شفیع کے ساتھ مل کر "پاکستان کیا ہے اور کیسے بنے گا" کے عنوان سے کتاب لکھی۔ ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں آپ میانوالی سے رکن اسمبلی منتخب ہوئے۔ خضر حیات ٹوانہ نے زمین کا لالچ دیا تو فرمایا" تم چند ایکڑ زمین کی بات کرتے ہو، ہم چھ صوبوں کا پاکستان مانگتے ہیں" اس نے شرکت اقتدار کی دعوت دی تو فرمایا" اسلام کی دی ہوئی عزت ہی کافی ہے"۔ ہر قسم کے لالچ کو ٹھکرا کر قیام پاکستان کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔ خضر وزارت، مجلس احرار، جماعت اسلامی، خاکسار اور کانگریسی جمعیت علماء ھند کا بھرپور مقابلہ کیا اور بالآخر پاکستان بنا کر دم لیا۔

۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت میں مثالی کردار ادا کیا، جیل گئے سزائے موت سنائی گئی بعد میں عمر قید میں بدل دیا گیا مگر پائے استقلال میں لغزش نہ آئی آخر کار باعزت بری ہو گئے۔

۱۹۷۴ء میں دوبارہ تحریک ختم نبوت میں قائدانہ حصہ لیا اور ۷ ستمبر کو قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دے دیے گئے۔ آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ قید و بند ہی میں گزرا ہے لیکن آپ نے جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنے سے کبھی گریز نہیں کیا آپ نے خود کو نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ (اکابر تحریک پاکستان، ملخصاً)

○

اس مضمون کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتب سے مدد لی گئی۔

۱۔	المحجة المؤتمنة	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی
۲۔	باغی ہندوستان	علامہ فضل حق خیرآبادی
۳۔	اکابر تحریک پاکستان	محمد صادق قصوری
۴۔	تذکرہ علماء اہلسنت	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری
۵۔	ترجمان اہلسنت (جنگ آزادی نمبر، ۷۵ء)	جماعت اہلسنت، کراچی
۶۔	حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
۷۔	حیات صدر الافاضل	مولانا مفتی غلام معین الدین نعیمی
۸۔	امام احمد رضا ارباب علم و دانش کی نظر میں	مولانا یاسین اختر مصباحی
۹۔	اوراق گم گشتہ	رئیس احمد جعفری
۱۰۔	تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
۱۱۔	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس	محمد جلال الدین قادری

(بیشتر حوالہ جات مضمون میں دے دیئے گئے ہیں)

ہماری سرگرمیاں

★ درس قرآن و حدیث ★ محافل نعت و ذکر ★ علمی مذاکرے و مباحثے ★ لائبریریاں ★ فقہی کورس، درس قادریہ رضویہ ★ ایام صحابہ کرام و اولیاء عظام ★ مقدس راتوں میں شب بیداری ★ تحریری و تقریری مقابلے ★ تربیتی نشستیں ★ مفت کوچنگ کلاسز ★ مفت مطبوعات۔

★ہماری مطبوعات★

نماز پڑھیے۔	از علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ
طہارت۔	〃 〃 〃 〃 〃
زادِ راہ۔	〃 〃 〃 〃 〃
اسلامی عقائد۔	〃 〃 〃 〃 〃
نیکی کا حکم دینا۔	〃 〃 〃 〃 〃
انگوٹھے چومنا مستحب ہے!	〃 〃 〃 〃 〃
اسلامی آدابِ زندگی۔	علامہ عبدالرزاق بھترالوی حطاروی مدظلہ
ایمان اور حیا۔	حافظ قاری محمد آصف قادری
داڑھی کی شرعی حیثیت۔	〃 〃 〃 〃
اہل بدعت کون؟	انجینئر عبد المصطفیٰ قادری

بزم قادریہ رضویہ، اسلام آباد، کراچی